ظالموں کا انجام

19-April-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف   (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ شبِ اسریٰ کے دُولہا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک کی برکت یہ ہے کہ جب وہ (ملائکہ) نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ...الخ، ۳۳۸/۲)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائق بخشش،۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنّت، پیارے نبی! کیسی شان ہے آپ کی کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک جنّت میں داخلہ ہر کسی پر حرام و ممنوع فرمادیا گیا ہے کیونکہ جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے، اے خدا کے پیارے محبوب! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہو۔ (شرح حدائق بخشش، ۹۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظلم کی دردناک سزا

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: ’’میرا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے (Fisherman) سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی میں طبیب(Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا سُوجا ہوا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا ورنہ بعد میں سارا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہوگیا، مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پَل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کُہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: ’’ اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جاکر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کرلیتے تو شاید تمہیں یہ اَعضاء کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔‘‘ میں نے بڑی مشکل سے مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے اس کے پاؤں میں گِر گیا۔ اس نے پریشان ہوکر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ’’میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا،‘‘ پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: ’’میرے بھائی! میں نے تمہیں

معاف کیا۔ ”میں نے اسے گواہ بنا کر آیندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی ۔ (کتاب الکبائر،ص۱۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کسی پر ظلم وستم کرنے سے اُخروی عذاب کے ساتھ بسا اوقات دنیا میں بھی ظالم کو دردناک سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، دہشت گردوں، لُٹیروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عِبرت حاصل کرنی چاہئے ۔ انہیں اپنے انجام سے ہرگز بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو ظالم لوگ ذِلّت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھنے والا ،ان کی موت پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہوتا، یہ تو دنیا کی ذِلّت ہے جبکہ آخِرت کا عذاب اور بروزِ محشر کی رُسوائی اور حساب وکتاب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ ظلم سے مراد صرف یہی نہیں کہ کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں، کسی کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر اس پر مِرچیں ڈال دی جائیں، کسی زندہ جان کے ناخن کھینچ لئے جائیں، یا کسی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھا جائے بلکہ کسی کا حق مارنا، کسی کو بِلاوجہ تنگ کرنا اِیذا پہنچانا بھی ظلم ہی کے زُمرے میں آتا ہے جو کہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی اور اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے ۔ آیئے! پہلے **ظلم کی تعریف** سن لیجئے پھر اس کی **مذمت** اور اس کے **انجام** کے بارے میں سنیں گے، چنانچہ

ظلم کی تعریف

حضرت شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب ”اَلتَّعرِیفَات“ میں ظُلم کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔ (التعریفات للجرجانی، باب الظاء، ص ۱۰۲)
شریعت میں ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بِغیر قصُور کے سزا دینا۔ (مراٰۃ المناجیح،ج۶ص۶۶۹)

افسوس صد افسوس! آج کل لوگ اپنے اَنْجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرتے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرتے ہیں، لوگوں کے مال وجائیداد پر قبضہ کرتے ہیں، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل وغارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس انداز سے مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ہم دنیا میں چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کرلیں اور بے خوف ہو کر گھومتے پھریں، مگر یہ بھی یاد رکھئے! مرنے کے بعد ہر ظلم کا حساب دینا ہو گا۔ بہت سے ایسے ظالم وجابر لوگ گزرے، جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلا کرتے تھے، جن کے ظلم وجبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُنتے ہی لوگ لرز جاتے تھے، شاید وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے، بالآخر موت نے انہیں اپنے شکنجے میں لے کر ان کا غرور وتکبر ہمیشہ کے لیے خاک میں مِلا دیا۔

آیئے! ایسے ہی ایک ظالم بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

ظالم بادشاہ کا عبرت ناک انجام!

کسی ملک میں ایک ظالم ومغرور بادشاہ رہتا تھا۔ اس نے ایک عظیم الشان (Magnificent) محل بنوایا اور اس کی تعمیر پر کافی مال خرچ کیا، تعمیر مکمل ہونے کے بعد بادشاہ نے اپنے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور محل دیکھنے کیلئے چل پڑا۔ اندر سے دیکھنے کے بعد اس نے محل کے اِرد گِرد چکر لگا کر بیرونی حصے کا مُعایَنہ شروع کر دیا۔ ایک جگہ رُک کر اس نے ایک جھونپڑی (Cottage) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ ہمارے محل کے ساتھ جھونپڑی کس نے بنائی ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا: "چند روز سے یہاں ایک مسلمان بوڑھی عورت آئی ہے، اسی نے یہ جھونپڑی بنائی ہے اور وہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کرتی

ہے۔ بادشاہ یہ سن کر بڑے غُرور کے ساتھ بولا: "اس غریب بڑھیا کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ ہمارے محل کے قریب جھونپڑی بنائے، اس جھونپڑی کو فوراً گرا دو۔" حکم پاتے ہی سپاہی جھونپڑی کی طرف بڑھے، بڑھیا اس وقت وہاں موجود نہ تھی۔ سپاہیوں نے آن کی آن میں اس غریب بڑھیا کی جھونپڑی کو ملیا میٹ کر دیا۔ بادشاہ جھونپڑی گروانے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ اپنے نئے محل میں چلا گیا۔ جب بڑھیا واپس آئی تو اپنی ٹُوٹی ہوئی جھونپڑی کو دیکھ کر بڑی غمگین ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی جھونپڑی گِروائی ہے۔ تو اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پاک پروردگار! جس وقت میری جھونپڑی توڑی جارہی تھی، میں موجود نہ تھی لیکن میرے رحیم و کریم پروردگار! تُو تو ہر چیز دیکھتا ہے، تیری قدرت تو ہر شے کو محیط ہے، تیرے ہوتے ہوئے تیری ایک عاجز بندی کی جھونپڑی توڑدی گئی۔ اس بُڑھیا کی آہ وزاری اور دعا مقبول ہوئی۔ اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اس پورے محل کو بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت تباہ وبرباد کر دو ۔ حکم پاتے ہی حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے اور سارے محل کو اس ظالم بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت زمین بوس کر دیا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والستون بعد المائۃ، ۱۷۶)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نصیحت کے مدنی پھول لُٹاتے ہوئے فرماتے ہیں:

بادشاھوں کی بکھری ہوئی ھڈیاں — کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حکمراں
اِحتِساب اِسکا گزرے گا تم پر گِراں — حشر میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی پکڑ بڑی سخت ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ ظلم اور غرور و تکبر کرنا اللہ پاک کو بالکل پسند نہیں۔ جب کوئی نادان غرور و تکبر کے نشے میں کسی کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتا ہے تو اللہ پاک کا غضب جوش میں آجاتا ہے، پھر ظالم چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اسے آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ظالموں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیتا ہے۔ بِلاشبہ اس حکایت میں ان نادانوں کیلئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جو کثرتِ مال و دولت، خاندان اور اعلیٰ منصب یا وزارت وغیرہ کے گھمنڈ (Pride) میں لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ قہرِ الٰہی سے ڈریں اور ظلم جیسی تباہ کُن آفت سے فوراً توبہ کرلیں ورنہ یاد رکھئے! اللہ پاک ظالم کو مہلت (Respite) دیتا ہے مگر جب پکڑ فرماتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابُو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ۝۱۰۲

(پ ۱۲، ہود ۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظُلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ۔۔۔الخ، ۳/۲۴۷، الحدیث: ۴۶۸۶)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے اور جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ اُمتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو عام ہے۔ (تفسیر

صاوی، ہود تحت الآیۃ:۱۰۲، ۹۳۱/۳)

مُعاشرے سے ظُلْم کا خاتمہ کرنے میں دینِ اسلام کا کردار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو پھر اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یقیناً ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے، جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے ہیں، لوگوں کی عزّتوں کا تحفظ نہیں رہتا، مُعاشرے کا امن وسکون تباہ ہوجاتا ہے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور مسلمانوں کے حقوق ضائع ہوجاتے ہیں۔ دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا بڑا محافظ اور معاشرے میں امن وسکون قائم رکھنے والا مذہب (Religion) ہے۔ اسی لئے اسلام نے ہر اس کام سے منع کیا ہے جو **بندوں کے حقوق** تَلَف کرنے کا سبب بنتا ہو۔ ان کاموں میں ظلم کا کردار چونکہ دوسرے افعال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے بھی انتہائی اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن وسکون کی زندگی بسر کریں۔ ان میں سے ایک اِقدام (Step) یہ ہے کہ جہاں کسی پر ظلم ہوتا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ظالم کو روکنے کی کوشش کریں، اسے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے ظلم کی وعیدوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ سنائیں کہ نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

(1) اے لوگو! اللہ پاک سے ڈرو، خُدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک اس ظالم سے انتقام لے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الظلم والغضب، ۲۰۲/۲، الحدیث: ۷۶۲۱، الجزء:۳)

(2) ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ”آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللہِ“ یعنی یہ اللہ کریم کی رحمت سے مایوس ہے۔

(مسند الفردوس، باب المیم، ۲۹۷/۲، الحدیث: ۶۲۳۲)

(3)ارشاد فرمایا: ظلم اور قطع رحمی (یعنی رِشتے داری ختم کرنا) کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں، جس کے مُرتَکِب (یعنی کرنے والے) کو اللہ پاک آخرت میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دینے میں جلدی کرتا ہو۔(سنن الترمذی،کتاب صفة القیامة، ۲۲۹/۴، الحدیث: ۲۵۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں امن کی فضاء قائم کرنے اوراس کی راہ میں حائل رکاوٹ "ظلم" کو ختم کرنے کیلئے ہم جب کسی کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ سنائیں گے تواِنْ شَآءَ اللّٰہ! یہ ہَولناک (Horrible) وعیدیں سُن کر ہوسکتا ہے،اس کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوجائے اوروہ ظلم سے باز آجائے۔مُعاشرے سے ظلم کا خاتمہ کرنے کیلئے ہمیں اپنے بُزرگانِ دِین کے طرزِ عمل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ وہ حضرات ظالم کی اصلاح کی نیت سے بِلا جھجک اور بے دھڑک حق بات کہہ دیا کرتے اور اسے ظلم سے روک دیا کرتے تھے۔

احمد بن طولون انصاف پسند کیسے بنا؟

آیئے! ظلم کو روکنے سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کا ایک واقعہ سُنتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ احمد بن طُولون کے عادل (اِنصاف کرنے والا) بننے سے پہلے جب وہ لوگوں پر ظلم کرنے لگا تو لوگ اس کے ظلم سے نجات پانے کے لئے حضرت سیّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کی شکایت کی۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا: وہ کس وقت سواری پر نکلے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کل نکلے گا۔ آپ نے ایک مکتوب لکھا اور اس راستے میں تشریف فرما ہوگئیں، جہاں سے احمد بن طُولون نے گزرنا تھا۔جب وہ گزرا تو آپ نے فرمایا: اے احمد! اے ابنِ طُولون! جب اس نے دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور گھوڑے سے اُتر آیا اور مکتوب لے کر پڑھنے لگا، جس میں لکھا تھا: "تم بادشاہ بنے تو تم نے لوگوں کو قید کیا، تم قادر ہوئے تو تم نے لوگوں کو مجبور کیا، تمہارے ذمہ کفالت ہوئی تو تم نے لوگوں پر ظلم کیا، لوگوں کے رزق پر تجھے ضامن بنایا گیا تو تُو نے انہیں محروم کیا اور تُو یہ بھی جانتا

ہے کہ ظلم کا تیر پار ہوتا ہے، خطا نہیں جاتا خاص کر ان دلوں سے جنہیں تُو نے دُکھ دیا، ان جگروں سے جنہیں تُو نے بھوکا رکھا اور ان جسموں سے جنہیں تُو نے بے لباس رکھا، یہ بات ممکن نہیں کہ مظلوم مر جائیں اور ظالم ہمیشہ باقی رہیں۔ تیری مرضی تُو جو چاہے کر ہم صبر کریں گے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ظلم کی شکایت کریں گے۔" (اسے پڑھ کر اس پر بہت اثر ہوا) اس کے بعد احمد بن طُولون لوگوں کے درمیان فیصلوں میں عدل کرنے لگ گیا۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف، ۱/۱۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ظالموں کی مدد بھی بُری ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدتنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے جب اس ظالم شخص کی اصلاح کرتے ہوئے اسے سمجھایا تو وہ اپنے ظلم سے باز آگیا اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کرنے والا بن گیا۔ حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا بڑی پاکباز خاتون تھیں، آپ دن میں روزہ رکھتیں اور رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں، حرمِ نبی سے کبھی جُدا نہ ہوتیں، آپ نے 30 حج کئے، جن میں سے اکثر پیدل کیے تھے، آپ کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر زار و قطار رویا کرتیں اور بارگاہِ الٰہی میں فریاد کرتیں: خدایا! مجھے اپنی رِضا پر راضی رکھ۔ (نور الابصار، ص ۳۹۰)

ہمیں بھی چاہیے کہ کسی پر ظلم ہوتا دیکھ کر مظلوم کی مدد کریں، اپنی قدرت کے مطابق ظالم کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں اور خود بھی اپنے بال بچوں، رشتہ داروں، ملازموں، نوکروں اور عام مسلمانوں پر کسی بھی طرح کا ظلم نہ کریں، خود بھی ظلم سے بچیں، دوسروں کو بھی ظلم سے روکنے کی کوشش کریں اور کسی ظالم کے ساتھ مل کر اس کے جُرم میں شامل نہ ہوں کیونکہ ظالموں کی مدد کرنے والے کا انجام بھی بہت بُرا ہوتا ہے، چنانچہ

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی باطِل

کام پر مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو دُور کرے تو وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِمّہ سے بَری ہے اور جو ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لئے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔(المعجم الاوسط، ۲/۱۸۰، الحدیث:۲۹۴۴۔ المعجم الکبیر، ج ۱، ص۲۲۷، الحدیث:۶۱۹)

حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”چلنے سے مراد مطلقًا اس کی ظلم پر مدد دینا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ چل کر ہو یا گھر میں بیٹھے بیٹھے، پھر خواہ زبان سے ہو یا قلم سے، ظلم کی مدد بہرحال حرام ہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ (پ۶، المائدۃ:۲) (ترجَمۂ کنز الایمان : اور گناہ اورزیادتی پر باہم مدد نہ دو) فی زمانہ ظالموں سے زیادہ ظالموں کے حمایتی لوگ ہیں۔ مزید فرماتے ہیں یعنی یہ ظالموں کے حمایتی اسلام کے نور سے نکل گئے یا اسلام کی حقیقت سے خارج ہوگئے کہ حقیقتِ اسلام یہ ہے کہ لوگ اس کے شر سے سلامت رہیں۔(مراۃ المناجیح، ۶/۶۷۹)

ظالم کے مددگاروں کا انجام!

ابنِ ھُبَیْرہ نے جب امام منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بنانے کا ارادہ کیا تو منصور نے کہا: میں قاضی نہیں بنوں گا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث سنی ہے۔ ابنِ ھُبَیْرہ نے کہا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث سنائی ہے؟ منصور نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی کہ حُضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا کرے گا(یعنی آواز دینے والا آواز دے گا): کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں ظالموں کے مددگار؟ کہاں ہیں ظالموں کے حمایتی؟ حتّٰی کہ ان لوگوں کو بھی لایا

جائے گا جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم تراشا ہو گا یا سیاہی بھری ہو گی تو ان سب کو لوہے کے تابوت میں جمع کر کے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔(مسند الفردوس، ۱/۱۵۳، حدیث: ۹۹۵،عن ابی ھریرۃ) (المستطرف فی کل فن مستظرف، ۱/۱۸۸)

بروزِ قیامت ظلم کا حساب کیسے دیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین دنیاوی عہدہ ومنصب قبول کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جو کسی منصب پر فائز ہو جاتا ہے، ممکن ہے وہ کسی فیصلے میں ناانصافی کر بیٹھے، کسی کے ساتھ ظلم کر بیٹھے، نہ چاہتے ہوئے بھی کسی کی حق تلفی کر جائے اور اس کی وجہ سے اسے بروزِ قیامت اللہ کریم کی بارگاہ میں ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جائے۔لہٰذا ظلم سے بچنے کیلئے ہمیں یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اگر آج میں اپنی شہرت، دولت یا اپنی طاقت کے سبب کسی غریب پر ظلم کروں گا تو دنیا میں ہو سکتا ہے مجھے کوئی پکڑ نہ سکے اور مجھے ظلم کی سزا نہ دی جائے مگر مرنے کے بعد جب میدانِ محشر میں حساب وکتاب کا سلسلہ شروع ہو گا، اس وقت کیا کروں گا؟ کیا اس وقت بھی مجھے اپنی شہرت کے سبب حساب وکتاب سے چھٹکارا مل جائے گا؟ کیا اس وقت بھی دنیاوی شخصیات سے تعلقات ہمارے کام آئیں گے؟ کیا اس وقت جسمانی طاقت کی بدولت ہماری رہائی کی صورت بن پائے گی؟ ہر گز نہیں کیونکہ اس وقت ہماری دنیاوی کورٹ نہیں ہو گی جس میں بعض اوقات کسی بے قصور کو قصوروار ثابت کر کے خود باعزّت بری ہو جاتے ہیں بلکہ یہ عدالت تو اس مالکِ کائنات کی ہو گی، جو ساری دنیا کا حقیقی بادشاہ ہے، اُس دن تو چھوٹے سے چھوٹے ظلم اور حق تلفی کا بھی بدلا لیا جائے گا مثلاً دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا ہو گا، کسی کی بے عزّتی کی ہو گی، کسی کو ذلیل کیا ہو گا، مار پیٹ کی ہو گی، عارضی طور پر چیزیں لے کر قصداً واپس نہ لوٹائی ہوں گی، کسی کا قرض دبا کر، دل دُکھا کر اسے ناراض کر دیا ہو گا، آنکھیں دکھا کر ڈرا دیا ہو گا، الغرض اس دن تو ہر ایک ظلم کا حساب دینا

ہو گا، لہٰذا آخرت میں حساب دینے سے بہتر ہے، ہم جیتے جی دنیا میں ہی ہر ایک سے ہاتھ جوڑ کر، اس کے سامنے گڑگڑا کر کی جانے والی زیادتیوں اور حق تلفیوں کی معافی مانگ لیں کیونکہ دنیا میں تو معافی تلافی کے ذریعے کام بن سکتا ہے مگر بروزِ قیامت سوائے حساب دینے کے کوئی صورت نہیں ہو گی۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں اس کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اس پر لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب المظالم و الغضب، باب من کانت له مظلمة۔۔الخ، ۱۲۸/۲، حدیث: ۲۴۴۹)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو لَا مَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں اَدا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۶ ص ۶۷۳)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 76، 77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ظُلم وسِتم کی آفات سے دور رہنا چاہتے ہیں اور اچھی عادات اپنانا چاہتے ہیں تو عاشقانِ رسول کی **مسجد بھرو مدنی تحریک** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیکی کے کاموں میں ترقی کے لئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدنی حَلْقہ بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائنُ العرفان/ تفسیر نورُ العرفان/ تفسیر صراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور آخر میں شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوْراد و وظائف اور اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۳/۴۱، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸ حدیث: ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شَخْص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سنّت سکھائی، قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے لئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی نہیں ہو گا۔ (جمع الجوامع، ۷/۲۸۱، حدیث: ۲۲۴۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام خوب عام کریں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول** لاکھوں بگڑے ہوؤں کی اِصلاح کا سبب بنا ہے، آیئے! ترغیب کیلئے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سُنئے۔ چنانچہ

روحانی وجسمانی مرض کافور ہو گئے

مراد آباد(یوپی،ہند) کے محلہ نئی بستی میں مُقیم ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بہت سی بیماریوں میں مبتلا تھے، انہیں نہ نمازوں کا ہوش تھا اور نہ ہی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ، نت نئے فیشن اپنانا اور بے حیائی کے کاموں میں مبتلا رہنا ان کا معمول بن چکا تھا۔ گناہوں کا مریض ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی بیمار تھے، ان کی ناک کی ہڈی بڑھ چکی تھی اور دل میں بھی درد رہتا تھا جس کی وجہ سے ذہنی اذیت میں مبتلا رہتے تھے ۔خوش قسمتی سے ایک مرتبہ انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صحبت تو کیا میسر آئی ان کی تو زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، راہِ خدا میں بسر ہونے والے اوقات کی بدولت ان کو اپنی بداعمالیوں پر شرمندگی ہونے لگی، انہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مدنی قافلے سے واپسی پر راہِ خدا میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے نہ صرف ان کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی درست ہو چکی تھی بلکہ کچھ ہی دنوں میں ان کے دل کا مرض بھی ختم ہو گیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں ختم ہوں آفتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ٦٦٩)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی

وقتاً وقتاً اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی فرماتے ہوئے اِسلامی زندگی سُنہری اُصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے مدنی تربیت کے قیمتی مدنی پھول اِرشاد فرماتے رہتے ہیں، کئی مدنی مذاکروں میں "ظلم" کے عنوان پر آپ نے بہت ہی پیارے انداز میں اُمّتِ مسلمہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، آیئے! چند مدنی پھول ہم بھی سُنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

- ❖ باعمل مسلمان غیر مسلموں پر ظلم نہیں کرتا، دھوکا نہیں دیتا۔(14اگست2014ء)
- ❖ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے سخت ہے۔(28ستمبر2014ء)
- ❖ جس نے آج تک جانوروں پر کسی قسم کا بھی ظلم کیا ہو وہ سب توبہ کریں۔(7اکتوبر2014ء)
- ❖ کبھی بھی جانور پر ظلم نہ کریں۔ مظلوم چاہے کافر ہو یا جانور، اس کی بددعا قبول ہے۔ (8نومبر2014ء)
- ❖ بچے کو دوسرے بچے پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں۔(28فروری2015ء)
- ❖ دینِ اسلام، غیر مسلم پر بھی ظلم کرنے سے منع کرتا ہے(15دسمبر2015ء)
- ❖ مسلمان کی غیبت کرنا بھی ظلم ہے۔(19دسمبر2015ء)
- ❖ حقوق العباد کو ضائع کرنا ظلم ہے۔(21جنوری2016ء)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ جس کا جس پر بس چلتا ہے وہ اپنا زورِ بازو استعمال کرتا ہے، بات بات پر اسے بِلاوجہ ذلیل ورُسوا کرتا ہے، اس مال وجائیداد پر قبضہ کرلیتا ہے، سیٹھ اپنی دھونس جما کر شریف ملازم یا نوکر سے خوب کام کرواتا ہے مگر تنخواہ نہیں دیتا، ساس اپنی بہو یا بہو اپنی ساس پر ظلم ڈھاتی نظر آتی ہے، چوروں لٹیروں کو کسی کے اچھے موبائل یا نقدی

کی خبر مل جائے تو اس بیچارے کو منٹوں میں کنگال کر دیتے ہیں کیونکہ **انہیں** معلوم ہوتا ہے کہ اس میں لڑنے یا بدلہ لینے کی ہمت وحوصلہ نہیں لہٰذا دل کھول کر اپنی **طاقت** (Power) اور رُعب (Awe) کا استعمال کرلو ، یہی نہیں! بسا اوقات **مذہبی نظر آنے والے** بھی ایسی بے اِحتیاطیاں کر گزرتے ہیں کہ جو اِنہیں زیب نہیں دیتیں مثلاً **مسجد کی اِنتظامیہ** یا مسجد کو چندہ دینے والے افراد بسا اوقات اِمام صاحب کے 1 منٹ بھی تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے سب کے سامنے سُنا دیتے ہوں گے کہ **"حضرت! وقت کی پابندی کیجئے، آپ تو اِمام ہیں"** بے جا جھاڑ پِلانے والے نادان یہ نہیں سوچتے کہ اِمام صاحب بھی اِنسان ہیں، اُنہیں بھی کوئی عُذر ہوسکتا ہے، ایسا نادان شخص اللہ پاک کی راہ میں **مسجد کو چندہ دینے والا** گویا یہ سمجھتا ہے کہ اب میں جو چاہوں کروں، میں جس طرح کہوں ویسا ہونا چاہئے، جس مسجد میں ایسا ماحول ہوگا، وہاں محبتوں کے بجائے نفرت کی دِیوار کھڑی ہوسکتی ہے۔

یاد رکھئے! جس کمزور شخص پر ہم نے ظلم کیا، ہوسکتا ہے یہ ہم سے بدلہ نہ لے سکے مگر ممکن ہے کہ **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** کے مصداق کوئی دوسرا ہم پر قابو پاکر ہمارے ساتھ ایسے ہی پیش آئے اور ہم کچھ بھی نہ کر پائیں۔ اللہ پاک پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 129 میں ظالموں کو خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا

ظلم کرنے والوں کو عبرت انگیز نصیحت:

تفسیر صراط الجنان جلد 3 صفحہ 209 پر ہے: اس آیتِ مبارکہ میں ظلم کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت (Advice) ہے، چنانچہ حضرت ابوعبد اللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "اس آیت میں ظلم کرنے والوں کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر

دوسرا ظالم مسلط کر دے گا، اس آیت میں ہر قسم کے ظالم داخل ہیں، وہ شخص جو گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، جو حاکم یا افسر اپنی رِعایا اور ماتحت لوگوں پر ظلم کرتا ہے، جو تاجر (Merchant) جعلی اشیاء اور ملاوٹ والی چیزیں فروخت کر کے خریداروں پر ظلم کرتا ہے، اسی طرح جو چور اور ڈاکو مسافروں اور شہریوں سے لُوٹ مار کر کے ان پر ظلم کرتے ہیں، یہ سب ظالم کی صف میں شامل ہیں، ان تمام پر اللہ پاک کوئی ان سے بڑا ظالم مسلط کر دیتا ہے۔(تفسیرقرطبی،الانعام،تحت الآیة:۱۲۹، ۶۲/۴،الجزء:۷بتغیرقلیل)

بدلہ لینے کے بجائے معاف کر دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ظالم چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کر لے مگر بالآخر اسے ظُلم کی سزا ضرور ملتی ہے اور اللہ پاک کسی دوسرے ظالم کو اس پر مسلط کر کے مظلوم کا بدلہ دِلا دیتا ہے۔ اگر مظلوم خود ہی ظالم سے بدلہ لینا چاہے تو شریعت میں اس کی اجازت ہے مگر ایسا نہ ہو کہ بدلہ لینے کی کوشش میں حد سے بڑھ کر خود ہی ظالم بن جائے۔ مثلاً کسی نے ایک تھپڑ مارا تو اسے دو تھپڑ لگا دے، کسی نے سر پھاڑا تو اس کے سر کے ساتھ ساتھ جسم کا دوسرا حصہ بھی زخمی کر دے، کسی نے بازو توڑا تو اس کا بازو ہی جسم سے الگ کر دے، کسی نے ٹانگ توڑی تو اس کی ٹانگ ہی کاٹ دے ، کسی نے ہمارے عزیز کو قتل کر دیا تو قاتل کے پورے خاندان کو ہی موت کی نیند سُلا دیا جائے بلکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لینے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ بدلہ ہرگز نہیں لے سکتا ورنہ جو پہلے مظلوم تھا، اب وہی ظالم قرار پائے گا۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ از خود بدلہ لینے کے بجائے شرعی رہنمائی لے کر قانون کا سہارا لیا جائے، شرعی اور قانونی طور پر اس ظُلم کی جو سزا بنتی ہے ظالم کو وہ سزا دلوانے کا مطالبہ کیا جائے ۔

مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: **ملکی انتظام صرف دو چیزوں سے قائم رہ سکتا ہے** سزائیں سخت ہوں جیسے اسلامی سزائیں ہیں اور کسی مجرم کی رعایت ضمانت نہ ہو، کوئی بدمعاش

قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳۱۱/۵)

بدلہ لیتے وقت اس بات کا امکان رہتا ہے کہ بندہ غصّے میں آکر کچھ زیادتی نہ کر بیٹھے، جتنی طاقت سے کسی نے تھپڑ مارا، ممکن ہے بدلہ لینے والا اس سے زیادہ طاقت سے مار دے تو اس کی بھی ممانعت ہے۔ لہٰذا بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا، اس سے زیادہ بہتر اور آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے۔ چنانچہ پارہ 25 سُورۂ شُوریٰ آیت نمبر 40 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بُرائی کا بدلہ اسی کی برابر بُرائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ بُرائی کے برابر بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا افضل ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو رِضائے الٰہی کیلئے معاف فرما دیا کرتے اور قدرت ہونے کے باوجود ان سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ آیئے! اس کی (2) مثالیں سُنئے اور معاف کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1)... صلحِ حُدَیْبِیَہ کے سال جبلِ تَنْعِیم کی طرف سے اسّی (80) افراد کا گروہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے ارادے سے آیا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر غلبہ پالیا تو انتقام پر قدرت کے باوجود ان پر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(2)... غورث بن حارث جس نے نیند کی حالت میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وار کرنے کی کوشش کی، لیکن حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہو گئے اور جب اس کی تلوار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضے میں آگئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو بُلا کر اس کے ارادے سے باخبر بھی

کر دیا تو قدرت کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے معاف کر دیا۔(تفسیر ابن کثیر، الشوری، تحت الآیۃ: ۳۹، ۷/۱۹۳-۱۹۴)(صراط الجنان، ۹/۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس دارُالمدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عفو و درگزر کا انداز بڑا ہی نرالا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اپنی ذات کو نشانہ بنانے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیا بلکہ ہمیشہ مُعافی سے نوازتے رہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس سنّت پر عمل پیرا ہو کر معاف کرنے کا جذبہ اپنے اندر اجاگر کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ایسی ہی پیاری عادات اپنانے کی ترغیب دلاتی ہے اور اُمّتِ مسلمہ میں دِینی تعلیمات عام کرنے کیلئے مختلف مواقع فراہم کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی علم دِین سکھانے کے لئے جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلے، مدنی دورہ، مدنی تربیتی کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس، مَدَنی چینل اور مدنی درس وغیرہ کے ذریعے خُوب سرگرمِ عمل ہے۔ اس کے علاوہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو دِینی و دُنیاوی تعلیم سکھانے کیلئے ملک کے مختلف شہروں میں **دارُالمدینہ** بھی قائم کیے گئے ہیں، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بن سکیں گے بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خُود کفیل ہو کر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کریں گے۔ لہٰذا ہم خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور اپنے بچوں کی اِصلاح و مدنی تربیت کیلئے انہیں جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُالمدینہ میں داخلہ کروائیں! ہمارے بچے باعمل بننے کے ساتھ ساتھ اپنا مستقبل بھی روشن کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر ظلم کرنا بھی حرام ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ جس طرح کسی انسان پر ظلم و زیادتی حرام ہے، اسی طرح جانوروں کو بُھوکا پیاسا رکھنا، مار پیٹ کرنا تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے، قدرت رکھتا ہو تو بدلہ بھی لے سکتا ہے مگر بے زبان جانور کس سے فریاد کرے؟ افسوس صد افسوس! فی زمانہ جانوروں پر جیسا ظلم کیا جاتا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، کبھی تو ان بے زبانوں کو وقت پر پانی اور چارہ نہیں دیا جاتا، تو کبھی گرمیوں کی سخت دھوپ میں یا سردیوں کی سخت ٹھنڈی راتوں میں یونہی کھلے آسمان کے نیچے باندھ دیا جاتا ہے، کبھی ان پر طاقت سے زیادہ سامان لاد کر لمبے فاصلے تک زبردستی لے جایا جاتا ہے، منڈی سے لانے کیلئے گاڑی پر چڑھانے اور اُتارنے کا مناسب انتظام نہیں کیا جاتا اور گاڑی میں ریت یا بُھوسہ وغیرہ نہیں ڈالا جاتا، جس سے کئی جانور زخمی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جانوروں پر ظلم کرنے سے نبی کریم، روف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے: چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں اونٹ نے فریاد کی!

ایک مرتبہ حضور نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ کھڑا ہوا زور زور سے چِلّا رہا تھا۔ جب اُس نے آپ کو دیکھا تو بِلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قریب جا کر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ تسلّی پا کر بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام

بتایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فوراً ان کو بُلوایا اور فرمایا کہ اللہ پاک نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے، لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ان جانوروں پر رحم کیا کرو، تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔(سنن ابو داود،کتاب الجهاد، با ب مایومربه ۔۔الخ ،۳/۳۲،حدیث ۲۵۴۹)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شُترانِ ناشاد گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں
(حدائق بخشش، ص ۱۱۳)

شعر کی وضاحت: نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رَسی کی جاتی ہے ،ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پاکر خُوش وخُرم لوٹتی ہے،یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جانوروں کو بِلا وجہ تکلیف دینا انہیں بُھوکا پیاسا رکھنا بہت بُرا فعل ہے، جانوروں پر ظلم کرنے والوں کو چاہیے کہ سنبھل جائیں ورنہ بِلاوجہ تکلیف دینے کے سبب ہو سکتا ہے انہی جانوروں کو بطورِ عذاب ہم پر مُسلّط کر دیا جائے۔ امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بُھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مِثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا ہو گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴) جیسا کہ

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ

لٹکی ہوئی ہے اور ایک بِلّی اُس کے چہرے اور سِینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کرکے اور بھُوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الماء، ۲/۱۸۵، الحدیث: ۲۳۶۴ مفھوماً)

ڈنک مچھر کا سَہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر
قبر میں بچھّو کے ڈنک آہ سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ان لوگوں کیلئے عبرت ہے جو بِلا وجہ جانوروں کو مارتے ہیں، ایسا نہ ہو جانوروں پر یہ ظلم ہمیں جہنم کے عذاب میں مبتلا کردے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو گدھا گاڑی، بیل گاڑی، اُونٹ گاڑی چلاتے ہیں اور ان جانوروں کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ ڈال دیتے ہیں، بعض اوقات سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے بے چارہ جانور اُوپر لٹک جاتا ہے، اس پر افسوس کرنے کے بجائے لوگ تفریح لیتے ہیں اور فنی کلپ کے طور پر اس کی ویڈیو بنانا شروع کردیتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں وہ زندہ کیچوؤں (Earthworms) کے ٹکڑے کرکے کانٹے پھنسا کر پانی میں ڈالتے ہیں، جس سے جلد ہی مچھلی کانٹے میں آجاتی ہے۔ غور کیجئے کیچوے کی جان نکلنے سے پہلے ہی بیچارے کے ٹکڑے کرکے کانٹے میں پرو دینا کتنا بڑا ظلم ہے، اگر یہی ظلم ہمارے ساتھ کیا جائے تو ہم پر کیا گُزرے گی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اگر کانٹے میں مچھلی کے بجائے کوئی کیکڑا یا کچھوا آجائے تو اس کو واپس پانی میں ڈالنے کے بجائے بڑی بے دردی سے کانٹے سے نکال کر وہیں مار دیا جاتا ہے یا پھر زندہ ہی روڈ پر پھینک دیا جاتا ہے جس سے وہ مظلوم جانور گاڑیوں کے نیچے آکر کچلا جاتا ہے۔ بعض لوگ صرف تفریح اور شوقیہ طور پر مچھلی کے شکار پر جاتے ہیں انہیں مچھلی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ مقصود پکنک منانا ہوتا ہے، ایسوں کو غور کرلینا چاہئے کہ میں جو کانٹا ڈالے بیٹھا ہوں اس کا مقصد (Purpose) کیا ہے؟ کیا مجھے مچھلی کی حاجت ہے یا

صرف تفریح کیلئے بیٹھا ہوں کیونکہ شوقیہ طور پر مچھلی کا شکار کرنا حرام ہے، جیسا کہ

بطور تفریح مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا؟

امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شکار کہ مَحْض شوقیہ بغَرَضِ تفریح ہو، جیسے ایک قسم کا ”کھیل“ سمجھا جاتا ہے۔ وَلِہٰذا ”شکار کھیلنا“ کہتے ہیں۔ بندوق کا ہو خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ (یعنی کبھی کبھی)، مُطْلَقاً بِاتفاق حرام ہے، حلال وہ ہے جو بغَرَض کھانے یا دوا یا کسی اور نَفْع یا کسی ضَرر کے دَفْع کو (یعنی نقصان دُور کرنے کیلئے) ہو۔ آج کل کے بڑے بڑے شکاری (Hunter) جو اتنی ناک والے ہیں کہ بازار سے اپنی خاص ضَرورت کے کھانے یا پہننے کی چیز لانے کو جانا اپنی کسرِ شان سمجھیں یا نَرْم ایسے کہ دس قدم دھوپ میں چل کر مسجد میں نماز کے لئے حاضِر ہونا مصیبت جانیں، وہ گرْم دوپہر، گرْم لُو میں گرْم ریت پر چلنا اور ٹھہرنا اور گرْم ہوا کے تھپیڑے کھانا گوارا کرتے اور دو دو پہر بلکہ دو دو دن شکار کے لئے گھر بار چھوڑے پڑے رہتے ہیں! کیا یہ کھانے کی غَرَض سے جاتے ہیں! حاشا وکلّا! (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ وُہی لَہو و لَعِب (یعنی کھیل تماشا) ہے اور بِالْاِتِفاق حرام۔ ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ ان شکاریوں سے اگر کہئے مثلًا: ”مچھلی“ بازار میں ملے گی وہاں سے لے لیجئے، ہرگز قبول نہ کرسکیں گے یا کہئے کہ اپنے پاس سے لا دیتے ہیں، کبھی نہ مانیں گے بلکہ شکار کے بعد خود اُس کے کھانے سے بھی چنداں (یعنی کچھ) غَرَض نہیں رکھتے، بانٹ دیتے ہیں، تو یہ (شکار کیلئے) جانا یقیناً وُہی تفریح و حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب مختصراً ظلم کے **چند اسباب اور ان کا علاج** سُنتے اور اس عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

ظلم کے انجام سے بے خبر ہونا:

ظلم کا ایک سبب **ظلم کے انجام سے بے خبر** ہونا ہے کہ جب ہمیں پتہ ہی نہ ہو گا کہ ظلم کے کیا نقصانات ہیں تو ظلم سے بچنے میں دُشواری ہو گی۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ میں اس حوالے سے جو ارشادات موجود ہیں انہیں بار بار پڑھیں اور عمل کی کوشش کریں۔

دل کا سخت ہونا:

ظلم کا ایک سبب گناہوں کی وجہ سے **دل کا سخت ہونا** بھی ہے کہ سخت دل آدمی کو رحم نہیں آتا۔ دل کی سختی دُور کرنے کیلئے ایسے اعمال کیے جائیں جو دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں مثلاً تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنانا اور موت کو کثرت سے یاد کرنا۔

دولت کی کثرت:

ظلم کا ایک سبب **مال و دولت کی کثرت** بھی ہے کہ بندہ بسا اوقات دولت کے نشے میں مغرور ہو جاتا ہے اور غریبوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ مال و دولت کی محبت دل سے نکال کر اس بات سے خوف کھائے کہ اگر میں دنیا میں کسی پر ظلم کروں گا اور اپنی دولت کا رُعب دِکھاؤں گا تو ممکن ہے مجھ سے یہ دولت چھین لی جائے اور کسی مظلوم کی بد دُعا کا شکار ہو کر میں کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔

صاحبِ منصب ہونا:

بسا اوقات کوئی **منصب مل جانا** بھی دوسروں پر ظلم کا باعث بن جاتا ہے اور کوئی صاحبِ منصب اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غریب اور بے قُصور لوگوں کے خلاف ناجائز فیصلہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ خود کو اس بات سے ڈرائیں کہ جس طرح میں کسی غریب پر اپنی طاقت استعمال کر رہا ہوں بروزِ قیامت سارے حاکموں کے حاکم اللہ پاک نے جہنم میں جانے کا فیصلہ سنا دیا تو میرا کیا بنے گا۔

ربّ تعالیٰ سے دعا کیجئے!

ظلم سے بچنے کیلئے جن جن پر آج تک کیسا ہی ظلم و ستم کیا ہو فوراً معافی مانگ لینی چاہیے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں خلوصِ نیت کے ساتھ آئندہ اس جُرمِ عظیم، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے رہنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ اس گناہ سے نجات حاصل ہو ہی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! آج کے بیان میں ظلم کی مذمت اور ظالموں کے انجام کے حوالے سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ یہ بھی پتہ چلا کہ

- ظلم اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔
- ظلم کی وجہ سے انسان دنیا و آخرت میں نقصان اُٹھاتا ہے۔
- ظلم کرنے والے شخص کو جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔
- مظلوموں کی اللہ کریم خود مدد فرماتا ہے۔
- مظلوموں کیلئے صبر کی صورت میں بڑا اجر و ثواب ہے۔
- مظلوموں کی مدد اور خیر خواہی کرنے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے۔
- مظلوموں کی مدد کرنا خوش بختی اور سعادت مندی کی بات ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی ظلم کرنے اور ظلم کئے جانے سے محفوظ و مامون فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے

جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵ حدیث ۱۷۵)

حسنِ سلوک کی سنتیں اور آداب

آیئے! سب سے پہلے حُسنِ سُلُوک کی فضیلت پر 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلُوک (Politeness) صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴)(2) جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرے۔(بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن و احادیث میں ہمیں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں، مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ☆ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سنت ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔(ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً) ☆ حُسنِ سُلُوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ (Gift) دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(دُرَر، ۱/۳۲۳ ملخصاً) ☆ امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یادرکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۵۔) ☆ اولیاءُ اللہ اپنی برائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۳۴۲ ماخوذاً) ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے ☆ حُسنِ سُلُوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس

شخص کی تعریف ہوتی ہے۔☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تنبیهُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادیة عشرة، ص ٦٥)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ...

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

[1] ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵